ضرورت واہمیت اتحاد

بنت زہرا نقوی ندویؔ الہندی، معلمہ مکتبۃ الزہرا، جوہری محلہ لکھنؤ

اتحاد ہی سے ملت کا وجود ہے اگر اتحاد کی جگہ نا اتفاقی آجائے تو فنا وعدم کے سوا کچھ نہیں ہے۔ سورۂ آل عمران میں خداوند عالم نے اپنے بندوں کو مرکز ہدایت سے اٹوٹ رشتہ رکھنے کا، فرقہ وارانہ برائی سے دور رہنے کا اور آپس میں تالیف قلوب یعنی پیار، محبت اور بھائی چارگی کا حکم دیا ہے۔

توحید پرستی کا درس دینے والے انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً مرسل اعظمؐ نے اتحاد کے لئے اپنے قول وعمل سے حد درجہ تاکید فرمائی ہے یا یوں لکھوں کہ افتراق ونا اتفاقی سے پرہیز پر بہت زور دیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ فرزندان توحید کا سب سے قیمتی سرمایہ اتحاد ہے۔

رسولؐ اکرم کا فرمان ہے کہ ''مومنین کے بیچ محبت وخلوص کی مثال جسم جیسی ہے جس کے کسی ایک عضو کی تکلیف سے سارا جسم متاثر ہو جاتا ہے''

امیر المومنینؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''کس قدر حیرت ہے، خدا کی قسم سخت حیرت ہے کہ باطل کے گرد کتنے دشمن اسلام جمع ہو رہے ہیں جو تمہیں حق سے منحرف کرتے ہوئے باہمی اتحاد سے کوسوں دور لئے جا رہے ہیں جب کہ حق تمہارے درمیان موجود ہے اور راہ حق سے لوگوں کا انحراف میرے لئے سوہان روح ہے۔

پوری دنیا میں اتحاد اسلامی کے علمبردار آیۃ اللہ العظمیٰ السید روح اللہ الموسوی الخمینیؒ نے فرمایا کہ قرآن نے تفرقہ پردازی سے روکا ہے اور اجتماع کا حکم دیا ہے۔ ہمارا لائحہ عمل وہی دین اسلام کا لائحہ عمل ہے یعنی مسلمانوں کے بیچ اتحاد کا قیام اسی طرح ممالک اسلامیہ کے درمیان اتفاق ویکجہتی کی فضا سازگار کرنا نیز دنیا کے تمام اسلامی فرقوں کے بیچ اخوت ومحبت پیدا کرنا اور اسرائیل بلکہ تمام استکباری سلطنتوں کے مقابلہ میں جملہ اسلامی حکومتوں کو متحد کرنا۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی جو ہندوستان میں اتحاد بین المسلمین کے بڑے داعی تھے انھوں نے اپنی کسی کتاب کے مقدمہ میں چہاردہ معصومین علیہم السلام کا تعارف کراتے ہوئے اختتامی منزل میں لکھا ہے کہ بالاختصار ان کا مشن دو جملوں میں بیان کیا جاسکتا ہے یعنی ''خالق کی توحید اور خلائق کا اتحاد'' اور شاید ایسے ہی جملوں کے لئے اس محاورہ کی تخلیق ہوئی ہے کہ کوزے میں دریا سمونا۔

اردو زبان میں انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد وحدت اسلامی یا اتحاد بین المسلمین کے موضوع پر تو بہت سی کتابیں شائع ہوئیں مگر اس سے پہلے شاید چند ہی افراد ہیں جو اس اہم نکتے کی طرف متوجہ ہوئے، شعراء میں شاعر مشرق ڈاکٹر شیخ محمد اقبالؔ، لسان القوم مولانا سید نقی علی صفی لکھنوی، مصلح امت اکبرؔ الہ آبادی، علامہ نجم آفندی، شاعر آل محمد

سید نواب افسرؔ لکھنوی وغیرہم اور علماء میں خاندان اجتہاد، حضرت غفران مآبؒ سے لے کر اب تک ہندوستان میں اتحاد اسلامی کا سب سے بڑا داعی اور اس کا راہم میں خانوادۂ فرنگی محل نے معاونت فرمائی اور اگر ثبوت چاہئے ہے تو آپ کتبخانے کھنگال ڈالیں دیکھیں انقلاب اسلامی ایران سے پہلے آپ کو اتحاد اسلامی یا اتحاد بین المسلمین پر کوئی کتاب دستیاب ہوتی ہے ہاں اگر ملے گی تو محقق عظیم و مجدد ملت سرکار سید العلماء طاب ثراہ کی کتاب ''اتحاد بین المسلمین'' دردمند دلوں کی آواز (جسے کچھ کم کر کے اس نمبر میں بھی شائع کیا جارہا ہے) ہاں اس خانوادے کے خلف تلامذہ نے بھی زبان و قلم سے اپنے اساتذہ کی تقلید میں اس کار خیر میں ضرور حصہ لیا ہے اردو زبان میں کتابی صورت میں سید العلماء کے شاگرد رشید علامہ شیخ محمد بشیر فاتح ٹیکسلا نے دو جلدوں میں ''اتحاد الفریقین'' تصنیف فرمائی جو امامیہ مشن لکھنؤ ہند اور امامیہ مشن لاہور پاکستان سے شائع ہوئی نیز سید العلماء کی کتاب ''لا تفسدوا فی الارض'' (مجموعۂ تقاریر، مطبوعہ ہندوپاک) جذبہ اتحاد ہی کی عکاس ہے۔

رہی بات اردو نظم میں اتحاد پر لٹریچر کی تو اس عنوان کو لے کر کوئی مجموعہ نظر سے نہیں گذرا لیکن جن شعراء نے اس نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے ان میں سے زیادہ تر کے نام سابق میں مذکور ہو چکے ہیں۔ میرے شوہر کے قول کے مطابق اتحاد پر ایک بہت ہی اچھی نظم مولانا سید محمد باقر جوراسی صاحب مرحوم نے بھی لکھی ہے جو شائع شدہ ہے کسی قدیم رسالہ میں لیکن افسوس کہ انھیں تلاش جستجو کے بعد بھی نہیں مل سکی۔ اس بات کو سننے کے بعد ماہنامہ اصلاح کے ''اتحاد ملی'' نمبر کی تصویر نظروں میں پھرنے لگی اور ساتھ ہی عربی کا یہ مقولہ زبان پر آ ہی گیا کہ ''اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ''

قارئین کرام کی خدمت میں وحدت اسلامی، ربط ملت اور اتحاد بین المسلمین اور نااتفاقی کے نقصانات کے سلسلے میں چند شعراء کے اشعار پیش ہیں۔ پڑھنے والے جن سے ضرور کچھ نہ کچھ درس لیں گے۔

(شاعر مشرق علامہ اقبالؔ)

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں
آبرو باقی تری ملت کی جمعیت سے تھی
جب یہ جمعیت گئی دنیا میں رسوا تو ہوا
(شمع)

منفعت ایک ہے اس قوم کی، نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبیؐ دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
(جواب شکوہ)

ربط وضبط ملت بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں اس نکتے سے اب تک بے خبر
پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصار دیں میں ہو
ملک ودولت ہے فقط حفظ حرم کا اک ثمر

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کا شغر
جو کرے گا امتیاز رنگ وخوں مٹ جائے گا
ترک خُر گاہی ہو یا اعرابی والا گہر
نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدم ہوگئی
اڑ گیا دنیا سے تو مانند خاک رہگذر
(دنیائے اسلام)

اس دور میں اقوام کی صحبت بھی ہوئی عام
پوشیدہ نگاہوں سے رہی وحدتِ آدم
تفریق ملل حکمت افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملتِ آدم
مکّے نے دیا خاک جنیوا کو یہ پیغام
جمعیت اقوام کہ جمعیت آدم
(مکہ اور جنیوا)

پانی بھی مسخر ہے ہوا بھی ہے مسخر
کیا ہو جو نگاہِ فلک پیر بدل جائے
دیکھا ہے ملوکیت افرنگ نے جو خواب
ممکن ہے کہ اس خواب کی تعبیر بدل جائے
طہران ہو گر عالمِ مشرق کا جنیوا
شاید کرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے
(جمعیت اقوام مشرق)

عرب کے سوز میں ساز عجم ہے
حرم کا راز توحید امم ہے
(ماخوذ از کلیات اقبالؒ)

مولانا صفی لکھنوی

مضر ہے مضر ہے ہوائے تخالف
یہ شہر اور اس میں وبائے تخالف
تمدن پہ آفت نہ لائے تخالف
مٹا دو، مٹا دو بنائے تخالف
یہ کیا کر رہے ہو؟ یہ کیا ہو رہا ہے؟
جہالت کی آخر کوئی انتہا ہے؟
وہ اخلاق کا ایک سرسبز پودا
لگایا ہوا خاتم الانبیا کا
پھپک کر جو روئے زمیں پر ہے چھایا
جسے دین اسلام کہتی ہے دنیا
تم اس نخل کی حیف جڑ کاٹتے ہو
تعلق ہے جس سے وہ لڑ کاٹتے ہو

لسان الہند مولانا مرزا محمد ہادی عزیزؔ

آئینے چاروں طرف لیکن مقابل ایک ہے
راستے ہر سمت لیکن حدِ منزل ایک ہے
محفلیں کثرت سے لیکن میرِ محفل ایک ہے
گرمئ ہنگامہ افروزی کا حاصل ایک ہے
اک تجلی ہے فقط کثرت میں وحدت آفریں
ہر طرف ہے جلوہ گر وہ شاہدِ تنہا نشیں
مدعا ہے ایک لیکن سب کا افسانہ جدا
ایک ہی ساقی ہے لیکن سب کا میخانہ جدا
ایک ہی بادہ ہے لیکن سب کا پیمانہ جدا
اپنے اپنے رنگ میں ہر ایک دیوانہ جدا

کوئے عشق است ایں کہ در ہر گام صد عاقل گم است
تا قیامت جاں فراموش است وایں جا دل گم است
وہم باطل ہو نہ عقل تفرقہ پرداز ہو
ملتیں مٹ جائیں دل سرمایۂ صد ناز ہو
ساز نیرنگ جہاں اے کاش ایسا ساز ہو
مختلف پردے ہوں لیکن ایک ہی آواز ہو
پھر وہی صبحِ ازل آئینہ دکھلائے ہمیں
دل چمک اٹھیں وہی صورت نظر آئے ہمیں
مدعا مذہب کا ہے اس خالقِ یکتا کی یاد
مذہبی تعلیم سکھلاتی نہیں ہم کو فساد
قومیت کا بیخ کن ہے باہمی بغض وعناد
اتحاد الاتحاد الاتحاد
زندگی کے دن گزارو صلح کن تدبیر سے
اور سبق لو اپنے قصرِ جسم کی تعمیر سے
اتحاد باہمی دیتا ہے ہم کو یہ پیام
چار دیوارِ عناصر سے ہے قائم یہ نظام
ہو گئے اضداد باہم جب ہوا یہ انتظام
قصرِ تن کی یہ عمارت ورنہ رہتی ناتمام
چاہئے ہے ہم کو نیک و بد میں اپنے کچھ تمیز
دور کیوں جائیں سبق لیں اپنی ہستی سے عزیزؔ

(اوراق عزیزؔ)

تجمؔ آفندی

ملت کے تفرقہ کا نہ سامان کیجئے
قرآن کے ورق نہ پریشان کیجئے
تاریکیاں ہیں ملت بیضا کی تاریک میں
کچھ قوم کی حیات کا سامان کیجئے
جاں دی تھی اتحاد کی خاطر حسینؑ نے
پورا شہید ظلم کا ارمان کیجئے
سرکارؐ دو جہاں کی محبت کے نام
آپس کے اختلاف کو قربان کیجئے
مرکز بنا کے آج حسینی نشان کو
دنیا میں اتحاد کا اعلان کیجئے

تاریخ ہے گواہ کہ ہر ایک دور میں
کیا متحد رہے ہیں غلامان اہلبیتؑ
کیوں آج ہوں نہ شاد عدو اہلبیتؑ کے
آپس میں لڑ رہے ہیں ثنا خوان اہلبیتؑ
قربان کررہے ہیں وہ اغراض پر اصول
کل تک تھے جان ودل سے جو قربان اہلبیتؑ
غیرت نہ آئے گی جو کسی نے کیا سوال
ہوتے ہیں ایسے تابع فرمان اہلبیتؑ

(محرم نمبر ماہنامہ ''شعاع عمل''، لکھنؤ مارچ ۲۰۰۴ء)

افسرؔ لکھنوی

مضمحل قوت پرواز ہوئی جاتی ہے
جہد ہستی نظرانداز ہوئی جاتی ہے
اختلافات کے اس شور میں سنتے نہیں ہم
زندگی دور کی آواز ہوئی جاتی ہے

(عرش وفرش)

(بقیہ......صفحہ ۱۰۱ر پر)

کا موقع آیا تو وہاں سے پانچ دن کے لئے بلاوا آیا۔

اگرچہ بیان اب کی بھی کوئی نہیں ہوا۔ نہ محفل، نہ مجلس بس دو عقدوں میں شرکت تھی جس کے لئے مجھے مدعو کیا گیا تھا اور پھر بڑی لجاجت کے ساتھ ۱۷؍ربیع الاول میں پرنس معظم جاہ بہادر کی لڑکی کے عقد میں (جس کی پیدائش کی منّتی مجلس میں پڑھتا ہوں) شرکت کے لئے مدعو کیا جو گرمی کی چھٹی میں پڑ رہا تھا لہٰذا مجھے شرکت میں کوئی دشواری بھی نہ تھی اور بس یہ آخری موقع ان کے یہاں جانے کا تھا اور آخری ملاقات تھی جس کے چند مہینے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔

ان کا انتقال اب بھی ایک شخص واحد کا دنیا سے اُٹھنا نہیں بلکہ ہزاروں آدمیوں کی زندگی کا ایک انقلاب ہے اور عزاداری وغیرہ کا حیدرآباد میں جتنا چرچا ان کے دم سے تھا وہ یقیناً اب ختم ہو گیا اور یہ ایک پہلوان کے کردار کا بہت حد تک ناقابل فہم رہا کہ عزاداری کے ساتھ اتنے شغف کے باوجود انھوں نے اپنے بعد کے لئے ان چیزوں کا انتظام ایسے ہاتھوں میں نہ دیا جو انھیں باقی رکھنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔

اللہ ان کی نیت اور عمل ہر ایک سے باخبر ہے اور یقیناً وہ اس کے مطابق انھیں بہترین جزا عطا فرمائے گا۔

علی نقی النقوی ۲۰؍شوال ۱۳۸۶ھ (علی گڑھ)

❁❁❁

بقیہ......ضرورت واہمیت اتحاد

انیس العصر سید ابن الحسین مہدی نظمی

حسینؑ کہتے ہیں جس کو وہ ایک ذات نہیں
وہ کائنات الٰہی ہے آدمی کے لئے
علم نشان تمنا ہے امن عالم کا
ضریح نقش محبت ہے دوستی کے لئے
اماباڑے نہیں ہیں یہ درسگاہیں ہیں
شعور حق کے لئے علم مجلسی کے لئے
درِ حسینؑ پہ ملتے ہیں ہر خیال کے لوگ
یہ اتحاد کا مرکز ہے آدمی کے لئے

ساحر فیض آبادی (کراچی)

اتحاد عالم اسلام کی باتیں کرو
اے خطیبو! کچھ تو یارو کام کی باتیں کرو
جھانک لو اپنے گریبانوں میں بھی منہ ڈال کر
دوسروں پر جب کبھی الزام کی باتیں کرو
تذکرہ مولا علیؑ کا جب عبادت ہے تو پھر
کیا ضرورت ہے کہ میر شام کی باتیں کرو
ڈس نہ جائے نفرتوں کی تیرگی ماحول کو
صبح کی خاطر وداع شام کی باتیں کرو
نوع انساں سے محبت دین کی بنیاد ہے
مجلسوں میں دین کے احکام کی باتیں کرو
ایک ہوجائیں گے سب انسانیت کے نام پر
حضرت شبیرؑ کے پیغام کی باتیں کرو

(''کعبے سے کربلا تک'')

قدر فیض آبادی

اتحاد باہمی سے کام لینا چاہئے
درس الفت صبح سے شام لینا چاہئے
فرقہ بندی کے صنم مل جل کے پہلے توڑ لو
تب تمہیں ختم الرسلؐ کا نام لینا چاہئے

اسیف جائسی

ہے اگر توحید کو محبوب کچھ، تو اتحاد
وہ موحّد ہی نہیں جو متّحد ہوتے نہیں

(از ''دیوان اسیفؔ'')